مولانا فتح محمد: حیات و خدمات، [مرتب: پروفیسر ظفر حجازی]۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور-۵۴۷۹۰۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۲۴۷۶۔ صفحات: ۲۵۵۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

یہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کا خلوص تھا جسے اللہ نے قبول کرتے ہوئے ان کی تحریر کو ایسی تاثیر بخشی اور ان کی پکار کو ایسا دل کش بنا دیا کہ لوگ ان کی دعوت کی طرف، جو دراصل دین اور اقامتِ دین کی دعوت تھی، کھنچے چلے آئے۔ کیسے کیسے لوگ تھے جنھیں اللہ نے توفیق بخشی تو وہ جماعت اسلامی میں آ شامل ہوئے۔ مولانا فتح محمد صاحب نے ۲۱ سال کی عمر میں ۱۹۴۴ء میں جماعت اسلامی کی رکنیت کا حلف اُٹھایا اور پوری زندگی نہایت خلوص، عزم و یقین اور تن من دھن کی لگن سے اس کٹھن راستے کے نشیب و فراز طے کرتے ہوئے ۲۰۰۸ء میں اپنے رب سے جا ملے۔

ان کے سفر زندگی کا زیرنظر گل دستہ ان کے احباب، اہل و عیال، دُور و نزدیک کے ساتھیوں اور تحریکی دوستوں کی محبت بھری تحریروں سے سجایا گیا ہے۔ مولانا مرحوم بلا کے محنتی اور جفاکش انسان تھے۔ اوائل میں دُور دراز کے دیہاتوں اور قصبوں تک دعوت پہنچانے کے لیے سائیکل پر دورے کیا کرتے تھے۔ سادہ مزاج تھے، کم اخراجات میں گزارا کرتے بلکہ دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے۔ شب و روز کا کوئی لمحہ خالی نہ جانے دیتے۔ ۱۹۴۱ء میں میٹرک کیا تھا اور پھر حصولِ تعلیم کی جو دُھن ذہن میں سمائی ہوئی تھی اس کے نتیجے میں ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی اسناد حاصل کیں۔ ۲۰۰۵ء میں کمپیوٹر کورس کر کے گویا انھوں نے مہد سے لحد تک حصولِ علم کو اپنا کر دکھایا۔ خدمتِ خلق ان کا شعار تھا اور ہمہ وقت دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے کام آنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ عجز و انکسار کا پیکر تھے۔ مولانا عبدالمالک کے بقول: ''وہ اخلاقِ حسنہ کا بہترین نمونہ تھے''۔ یہ ساری تفصیل زیرنظر کتاب سے پتا چلتی ہے۔

ص ۱۸ پر بتایا گیا کہ مولانا کو چودھری غلام جیلانی نے نائب امیر صوبہ مقرر کیا مگر ص ۱۶۱ پر خود مولانا فتح محمد کہتے ہیں: مجھے سید اسعد گیلانی نے نائب امیر بنایا۔ مرتب کو تحقیق کر کے وضاحت کر دینی چاہیے تھی۔ بایں ہمہ کتاب پڑھتے ہوئے ایک ہی نقش اُبھرتا ہے کہ ''ایسے ہوتے ہیں دینِ اسلام کے خدمت گزار''۔ (ر-ہ)